خطبہ:56

نیشنل امام کونسل، امریکا

# شکر گزاری، آزادی اور بطور مسلمان ہماری ذمہ داریاں

**تمہید:**

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ ہم اسی کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں، اسی سے مدد اور مغفرت طلب کرتے ہیں، اور اسی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، آپ کے اہلِ بیت، صحابۂ کرام، اور قیامت تک آپ کی پیروی کرنے والے تمام اہلِ ایمان پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

اس ہفتے ریاست ہائے متحدہ امریکہ اپنی تاریخ کے ایک نہایت اہم سنگِ میل، یعنی امریکی آزادی کی ڈھائی سو (250) سالہ سالگرہ منا رہا ہے۔ آج سے ڈھائی سو برس قبل ایک ایسی ریاست کی بنیاد رکھی گئی جو آزادی، انصاف اور اس یقین پر قائم تھی کہ ہر انسان کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عزت، وقار اور بنیادی حقوق حاصل ہیں۔ اپنی پوری تاریخ میں امریکہ مسلسل ایک ایسے ملک کے طور پر ترقی کرتا رہا ہے جہاں مختلف نسلوں، مذاہب اور پس منظر سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو زندگی گزارنے، معاشرے کی تعمیر میں حصہ لینے اور بہتر مستقبل کی جستجو کرنے کے مواقع میسر ہیں۔ اس ملک میں رہنے والے مسلمانوں کے لیے یہ موقع اس بات پر غور و فکر کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کتنی عظیم نعمتوں سے نوازا ہے۔

اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم اللہ کی نعمتوں کو پہچانیں، ان پر شکر ادا کریں، اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں، اور جہاں بھی اللہ ہمیں رکھے وہاں خیر، امن اور بھلائی کا ذریعہ بنیں۔ اس لیے یومِ آزادی کو صرف ایک قومی تہوار کے طور پر دیکھنے کے بجائے ہمیں اسے اس موقع کے طور پر لینا چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا ان آزادیوں پر شکر ادا کریں جو اس نے ہمیں عطا فرمائی ہیں، اس ملک کی قدر کریں جو ان آزادیوں کا تحفظ کرتا ہے، اور اس عزم کی تجدید کریں کہ ہم سچے مسلمان، ذمہ دار شہری، اور امن، انصاف اور رحمت کے سفیر بن کر زندگی گزاریں گے۔

## 1۔ آزادی اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمتوں میں سے ایک ہے

اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ بعض نعمتیں ہمارے سامنے ظاہر ہیں جبکہ بہت سی نعمتیں ایسی ہیں جن پر ہماری نظر

ہی نہیں جاتی۔ ہم اپنے خاندان، اولاد، صحت، مال و دولت، تعلیم اور سب سے بڑھ کر ایمان جیسی عظیم نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا

''اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو انہیں گن نہیں سکتے۔'' (ابراہیم:34)

انہی بے شمار نعمتوں میں ایک ایسی نعمت بھی ہے جسے بہت سے لوگ نظرانداز کر دیتے ہیں، اور وہ ہے آزادی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور عزت و وقار کے ساتھ زندگی گزارنے کی آزادی۔ آج دنیا میں کروڑوں انسان ایسے ہیں جو ہر صبح خوف کے ماحول میں آنکھ کھولتے ہیں۔ کوئی جنگ کے خوف میں مبتلا ہے، کوئی ظلم و ستم کا شکار ہے، اور کسی کو صرف اپنے مذہبی عقیدے کی وجہ سے قید و بند کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم ایک ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں آئین ہمیں مذہبی آزادی کی ضمانت دیتا ہے۔ ہم کسی بادشاہ یا حکمران سے اجازت لیے بغیر مساجد تعمیر کرتے ہیں۔ اسلامی اسکول قائم کرتے ہیں۔ اپنی مساجد میں آزادانہ اذان دیتے ہیں۔ اسلامی کانفرنسیں، نوجوانوں کے کیمپ، قرآنِ کریم کی کلاسیں اور فلاحی ادارے قائم کرتے ہیں، اور اپنے بچوں کو حکومتی خوف یا مذہبی ظلم و ستم کے بغیر اسلام کی تعلیم دیتے ہیں۔ یہ ایسی عظیم نعمتیں ہیں جنہیں ہمیں کبھی معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں یاد دلاتا ہے:

لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ

''اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔'' (ابراہیم:7)

شکر صرف زبان سے ''الحمدللہ'' کہہ دینے کا نام نہیں ہے، بلکہ حقیقی شکر یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پہچانیں، ان کی حفاظت کریں، اور انہیں ایسے کاموں میں استعمال کریں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنیں۔

## 2۔ آزادی کی قدر کرنا

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انسان کسی نعمت کی حقیقی قدر اس وقت جانتا ہے جب وہ ان لوگوں کی حالت دیکھتا ہے جو اس نعمت سے محروم ہوتے ہیں۔

آج دنیا کے مختلف حصوں میں مسلمانوں کو اپنے دین پر عمل کرنے میں سنگین مشکلات کا سامنا ہے۔

بعض ممالک میں ایسے سخت قوانین نافذ ہیں جو مذہب تبدیل کرنے کو انتہائی دشوار بلکہ بعض صورتوں میں جرم بنا دیتے ہیں۔ بعض جگہ مسلمانوں کو اپنے مذہبی شعائر کے علانیہ اظہار میں پابندیوں کا سامنا ہے، جن میں دینی اجتماعات، عبادات اور مذہبی سرگرمیوں پر مختلف قسم کی قدغنیں شامل ہیں۔ دنیا کے کئی علاقوں میں سیاسی عدم استحکام، جنگ، دہشت گردی اور بدامنی نے لاکھوں مسلمانوں کی روزمرہ زندگی کو شدید متاثر کر رکھا ہے۔

عالمِ عرب کے بعض حصوں میں سیاسی نظام آزادیِ اظہار اور سیاسی شرکت پر نمایاں پابندیاں عائد کرتا ہے۔ بعض ممالک میں ائمہ اور خطبا کو صرف حکومت سے منظور شدہ خطبات ہی دینے کی اجازت ہوتی ہے، جبکہ حکومتی پالیسیوں پر آزادانہ تنقید سنگین نتائج کا سبب بن سکتی ہے۔

اسی طرح بعض ممالک میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو کئی دہائیوں تک وہاں رہ کر، کام کر کے اور معاشرے کی خدمت کرنے کے باوجود نہ شہریت حاصل کر سکتے ہیں اور نہ ہی انہیں برابر کے شہری حقوق میسر آتے ہیں۔

یہ تمام حقائق ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ آزادی ایک ایسی عظیم نعمت ہے جسے کبھی معمولی نہیں سمجھنا چاہیے اور نہ ہی اسے اپنا پیدائشی حق سمجھ کر نظر انداز کرنا چاہیے۔

## 3۔ امریکہ میں مسلمانوں کو حاصل عظیم نعمتیں

آج تقریباً چالیس لاکھ مسلمان امریکہ کو اپنا وطن بنائے ہوئے ہیں۔

اس ملک میں تقریباً تین ہزار مساجد، سینکڑوں اسلامی مراکز، ہزاروں نان پرافٹ اسلامی تنظیمیں، بے شمار اسلامی اسکول، اور ایسے متعدد جامعات موجود ہیں جہاں مسلمان طلبہ پوری آزادی کے ساتھ اپنے دین پر عمل کرتے ہیں۔

ہم فلاحی اور رفاہی ادارے قائم کرتے ہیں۔

ہم اسلامی کتابیں اور لٹریچر شائع کرتے ہیں۔

ہم لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔

ہم دینی کانفرنسیں اور سیمینار منعقد کرتے ہیں۔

ہم نوجوانوں کے لیے تربیتی اور تعلیمی پروگرام منعقد کرتے ہیں۔

ہم بین المذاہب مکالمے اور تعلقات میں سرگرم کردار ادا کرتے ہیں۔

ہم اپنے عقائد اور اسلامی تعلیمات کو کھلے عام بیان کرتے ہیں۔

امریکہ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہے کہ اسلام اس ملک میں تیزی سے پھیلنے والے مذاہب میں سے ایک ہے، اس کے باوجود یہاں کسی شخص کو اسلام قبول کرنے سے روکنے کے لیے کوئی حکومتی پابندی نہیں ہے۔

اسی طرح یہاں کے شہریوں کو آئین کے تحت اپنی رائے کے اظہار، پُرامن احتجاج کرنے، حکومت سے مطالبات پیش کرنے، اور قانونی و جمہوری طریقوں کے ذریعے حکومتی پالیسیوں پر تنقید اور انہیں چیلنج کرنے کا حق حاصل ہے۔

یہ سب اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتیں ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ لَا یَشْکُرِ النَّاسَ لَا یَشْکُرِ اللہ

”جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا، وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔“ (سنن ابی داوٗد)

لہٰذا ہمارا دین ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ سب سے پہلے ہر نعمت کے حقیقی عطا کرنے والے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں، اور پھر ان افراد اور اس معاشرے کی بھی قدر کریں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے امن، تحفظ، عزت اور ترقی کے مواقع کا ذریعہ بنایا ہے۔

اس ملک کے لیے اظہارِ قدردانی، جو ہمارے مذہبی اور شہری حقوق کا تحفظ کرتا ہے، ہرگز اسلام سے ہماری وفاداری کو کم نہیں کرتا، بلکہ یہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سکھائی ہوئی صفتِ شکر گزاری اور حسنِ اخلاق کی عملی تعبیر ہے۔

## 4۔ اسلام اور آزادی کی اہمیت

آزادی کوئی جدید تصور یا نئی ایجاد نہیں ہے، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا

''بے شک ہم نے انسان کو راستہ دکھا دیا، اب چاہے وہ شکر گزار بنے یا ناشکرا۔'' (الدہر/الانسان:3)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل، اختیار اور اخلاقی ذمہ داری کے ساتھ پیدا فرمایا ہے۔ اسے حق و باطل میں تمیز کرنے کی صلاحیت عطا کی اور صحیح راستہ اختیار کرنے کی آزادی دی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا ایک عظیم مقصد انسانیت کو ہر قسم کی غلامی اور ظلم سے نجات دلانا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانوں کو بتوں کی عبادت سے آزاد کیا، ظالم حکمرانوں کی اندھی اطاعت سے نجات دلائی، قبائلی تعصب اور ظلم کا خاتمہ کیا، اور نفسانی خواہشات کی غلامی سے نکال کر صرف ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی کی طرف رہنمائی فرمائی۔ اسلام ضمیر اور عقیدے کی آزادی کا بھی احترام کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ

''دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔'' (البقرہ:256)

البتہ اسلام یہ بھی سکھاتا ہے کہ آزادی کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ انسان گناہ، بے راہ روی یا خودغرضی کا راستہ اختیار کرے۔ آزادی ایک امانت ہے، جسے اللہ تعالیٰ کی عبادت، انسانیت کی خدمت، انصاف کے قیام اور معاشرے کی بھلائی کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔

## 5۔ شہری ذمہ داریاں اور وطن سے محبت

جس طرح ہر حق کے ساتھ کچھ ذمہ داریاں وابستہ ہوتی ہیں، اسی طرح آزادی بھی ذمہ داری کا تقاضا کرتی ہے۔

اسلام مسلمانوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ وہ اپنے معاہدوں کی پابندی کریں، عادلانہ قوانین کی پاسداری کریں، امانتیں ادا کریں، اور جس معاشرے میں رہتے ہوں اس کی تعمیر و ترقی میں مثبت کردار ادا کریں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے وطن مکہ مکرمہ سے بے حد محبت تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہجرت پر مجبور کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَاللَّهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ، وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَيَّ، وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ

''اللہ کی قسم! تم اللہ کی سب سے بہترین زمین ہو اور اللہ کی زمینوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔ اگر مجھے تم سے نکالا نہ جاتا تو میں کبھی تمہیں چھوڑ کر نہ جاتا۔'' (مسند احمد، جامع ترمذی، سنن نسائی)

اپنے وطن سے محبت ایک فطری اور پسندیدہ جذبہ ہے۔

امریکہ میں رہنے والے مسلمانوں کی حب الوطنی کا اظہار صرف نعروں سے نہیں، بلکہ اپنے کردار سے ہونا چاہیے۔ سچائی، دیانت داری،

ٹیکس کی ادائیگی، قانون کی پابندی، اپنے مقامی معاشرے کی خدمت، عوامی امن وامان کے تحفظ میں تعاون، جہاں حقِ رائے دہی حاصل ہو وہاں ذمہ داری کے ساتھ ووٹ دینا، اور ملک کی ترقی میں مثبت کردار ادا کرنا ہی حقیقی حب الوطنی ہے۔ جب ہمارا دین ہمیں بہتر انسان اور بہتر شہری بننے کی ترغیب دیتا ہے، تو اسلام اور حب الوطنی ایک دوسرے کے معاون بن جاتے ہیں، نہ کہ ایک دوسرے کے مخالف۔

## 6۔ اتحاد اور پُر امن بقائے باہمی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا

''اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور تمہیں مختلف قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔'' (الحجرات:13)

قابلِ غور بات یہ ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ صرف مسلمانوں کو نہیں بلکہ پوری انسانیت کو مخاطب فرما رہا ہے۔

نسلی، لسانی اور ثقافتی تنوع اللہ تعالیٰ کی حکمت اور اس کی قدرت کی نشانی ہے، نہ کہ اختلاف اور دشمنی کا سبب۔

نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں میثاقِ مدینہ قائم فرمایا، جس کے ذریعے مسلمانوں، یہودیوں اور دیگر برادریوں پر مشتمل ایک ایسا معاشرہ وجود میں آیا جو انصاف، باہمی تحفظ، مذہبی آزادی اور مشترکہ شہری ذمہ داریوں کی بنیاد پر قائم تھا۔

امریکہ بھی مختلف مذاہب، نسلوں اور ثقافتوں کا ایک متنوع ملک ہے۔ ایسے معاشرے میں ہماری ذمہ داری اختلافات کو بڑھانا نہیں بلکہ ایک دوسرے کو سمجھنے، اعتماد پیدا کرنے اور باہمی تعلقات کو مضبوط بنانے کی کوشش کرنا ہے۔ ہمیں دیواریں کھڑی کرنے والے نہیں بلکہ دلوں کو جوڑنے والے بننا چاہیے۔ نفرت کے بجائے مکالمے کو فروغ دیں، تعصب کے بجائے احترام کو اختیار کریں، اور تصادم کے بجائے تعاون اور خیر خواہی کی فضا قائم کریں۔

ہمارے پڑوسی، ساتھی اور معاشرے کے لوگ اسلام کو ہمارے حسنِ اخلاق، دیانت داری، رحم دلی، سخاوت، انصاف پسندی اور عمدہ کردار کے ذریعے پہچانیں۔ یہی وہ دعوت ہے جو دلوں کو فتح کرتی ہے اور اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔

## 7۔ اسلامی اقدار کے ساتھ یومِ آزادی منانا

بطور مسلمان ہم یومِ آزادی اس انداز سے منا سکتے ہیں جو ہماری دینی تعلیمات اور اسلامی اقدار کے عین مطابق ہو۔

یہ دن صرف تقریبات، دعوتوں اور آتش بازی تک محدود نہ رہے، بلکہ اسے شکر گزاری، غور و فکر اور خدمتِ خلق کا دن بنایا جائے۔

اپنی اولاد کو آزادی کی قدر و قیمت سکھائیں۔

انہیں سمجھائیں کہ آزادی صرف حقوق کا نام نہیں بلکہ اس کے ساتھ ذمہ داریاں بھی وابستہ ہوتی ہیں۔

اپنے پڑوسیوں سے ملاقات کریں اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کا مظاہرہ کریں۔

اپنی مقامی کمیونٹی کی خدمت کریں۔

امریکہ کے امن، سلامتی اور خوشحالی کے لیے دعا کریں۔

اللہ تعالیٰ کا شکرادا کریں کہ اس نے ہمیں اس ملک میں امن، عزت، مذہبی آزادی اور ترقی کے بے شمار مواقع عطا فرمائے ہیں۔

اپنی آزادی کو اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط بنانے، اس کی عبادت کرنے، اور اس کی مخلوق کی خدمت کا ذریعہ بنائیں۔

جب آزادی انسان کو نیکی، خدمتِ خلق، عدل، رحم دلی اور اخلاقِ حسنہ کی طرف لے جائے، تو یہی آزادی کا سب سے اعلیٰ اور حقیقی مقصد ہے۔

## خلاصہ:

محترم بھائیو اور بہنو!

آج جب ہمارا یہ ملک اپنی آزادی کے ڈھائی سو (250) سال مکمل ہونے کا جشن منا رہا ہے، تو ہمیں یہ حقیقت کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ ہر نعمت کا حقیقی عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ آزادی، امن، تحفظ، ترقی کے مواقع اور مذہبی آزادی اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمتوں میں سے ہیں۔ ان نعمتوں کا صحیح تقاضا یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنیں، اپنی زندگیوں کو نیکی اور تقویٰ سے مزین کریں، اور ایک ذمہ دار اور باکردار شہری ہونے کا ثبوت دیں۔ ہمیں ہرگز ان نعمتوں کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے، بلکہ انہیں اپنے ایمان کو مضبوط کرنے، اپنی نئی نسل کی دینی و اخلاقی تربیت کرنے، اپنی مساجد اور اداروں کو مضبوط بنانے، اور انسانیت کی خدمت کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔

ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اسلام ہمیں جہاں کہیں بھی رہنے کا موقع ملے، وہاں خیر، امن اور بھلائی کا ذریعہ بننے کی تعلیم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے وفاداری کا تقاضا یہ ہے کہ ہم انصاف، دیانت، رحم دلی اور امن کو فروغ دیں۔ امریکہ میں ہماری موجودگی اس ملک کے لیے خیر و برکت کا سبب بننی چاہیے۔ ہمارا کردار، ہماری خدمت، ہماری دیانت داری اور معاشرے کے لیے ہماری مثبت خدمات اس ملک کو مزید مضبوط اور بہتر بنانے میں معاون ہوں۔ ہمیں مضبوط خاندان تشکیل دینے، آباد اور فعال مساجد قائم رکھنے، معیاری اسلامی تعلیمی ادارے بنانے، فلاحی و رفاہی خدمات کو فروغ دینے، اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ محبت، احترام اور حسنِ تعلقات قائم رکھنے کی مسلسل کوشش کرنی چاہیے۔ اسی طرح ہم اپنے دینی فرائض بھی ادا کریں گے اور اپنی شہری ذمہ داریوں کو بھی احسن طریقے سے نبھائیں گے۔

آیئے ہم سب مل کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ امریکہ کو ہمیشہ امن، سلامتی، انصاف، استحکام اور خوشحالی سے مالا مال رکھے۔

اے اللہ! اس ملک کو نفرت، تشدد، انتشار، ظلم اور ناانصافی سے محفوظ فرما۔

اس کے اداروں کو مضبوط، عادل اور عوام کے لیے باعثِ خیر بنا۔

اے اللہ! ہمیں اپنی نعمتوں کا حقیقی شکر گزار بنا، اپنی عبادت میں اخلاص عطا فرما، ہمیں اپنی مخلوق کے لیے نفع بخش بنا، اور ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما جو جہاں بھی رہیں، امن، محبت، رحم، خیر خواہی اور امید پھیلانے والے ہوں۔ آمین یا رب العالمین۔